سوال

(1026)معاملہ کی تحقیق کےلیے عورت کے ساتھ خلوت اختیار کرنا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کسی معاملہ کی تحقیق و تفتیش کےلیے کسی مرد کا کسی عورت کے ساتھ تخلیہ میں ہونا کیسا ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

کوئی مرد ہرگز کسی عورت کے ساتھ تخلیہ اور علیحدگی میں نہ ہو، خواہ تحقیق و تفتیش ہی ہو۔ اور عورت کولازما دوسری عورتوں کے ساتھ ہی قید میں رکھا جائے۔ ایسے ہی نوعمروں کا معاملہ ہے۔ اور عہد نبوت اور عہد صحابہ میں اس انداز میں عورتوں کو لمبی قید میں نہیں رکھا جاتا تھا۔ اگر کہیں ضرورت پیش آ بھی جائے تو ضروری ہے کہ وہ عورتوں کے ساتھ رکھی جائے جو انتہائی قابل اعتماد اور مضبوط ہوں، ان پر مردوں کا کوئی تسلط نہ ہو، اور مقید عورت کو کسی ضروری کام ہی سے باہر نکالا جائے، اور وہ اپنے محرم کی معیت میں لائی جائے، حتیٰ کہ اپنی جگہ پر پہنا دی جائے، کوئی مرد اس کے ساتھ تخلیہ میں نہ ہو۔ اور اگر بالفرض کوئی تحقیق رازدارانہ بھی ہو تو کوئی نہ کوئی محرم مرد اس کے ساتھ ہونا چاہیے۔ اگر محرم نہ ہو تو کوئی امانت دار مضبوط عورت اس کے ساتھ ضرور ہو، جو کسی مرد کو اس کے ساتھ علیحدہ نہ ہونے دے۔ اگر دو عورتیں ہوں جو اس کے ساتھ ہوں تو یہ زیادہ محتاط ہے۔ بہر حال جہاں تک ہوسکے اس کے ساتھ اس کے باغیرت محرم کا ہونا بہت ہی لازمی ہے۔

اس مناسبت سے یہ کہنا ضروری ہے کہ عورتوں اور بچوں کی جیلوں کا جائزہ لیا جانا چاہیے اور ان پر جو لوگ متعین ہیں ان پر بھی نظر رکھنی چاہیے۔ اور قیدی عورتوں اور بچوں کے معاملات کا بھرپور جائزہ لیا جانا ضروری ہے۔ اور یہ سب اللہ کی حرمتوں کی غیرت کی بنیاد پر ہو اور مسلمانوں کی عزتیں محفوظ رہیں۔ ان امور میں محض حسن ظن کافی نہیں ہے بلکہ یہ مالمہ انتہائی حساس اور خطرناک ہے جس میں تنبیہ، احتیاط اور دانشمندی کا اظہار کرنا لازمی ہے۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

احکام و مسائل، خواتین کا انسائیکلوپیڈیا

صفحہ نمبر 721